از عدالت عظمیٰ

16اپریل1953

ڈاکٹر رام کرشن بھاردواج

بنام

ریاست دہلی اور دیگراں۔

[پتنجلی شاستری چیف جسٹس، مکھرجیہ، ایس آر۔ داس، غلام حسن اور بھگوتی جسٹس صاحبان]

امتناعی نظر بندی ایکٹ 1952، دفعہ 3- بھارت کا آئین، 1950، آرٹیکل 21، 22(5)-نظر بند کو مکمل تفصیلات فراہم کرنے کا حق --مبہم بنیاد- رہا کرنے کا حق -کئی بنیادوں میں سے ایک کا ابہام- کا نتیجہ۔

آرٹیکل 21 (5) کے تحت جیسا کہ اس عدالت کے سابقہ فیصلے سے تعبیر کیا گیا ہے کہ امتناعی نظر بندی ایکٹ کے تحت حراست میں لیا گیا شخص اس حق کے علاوہ بھی حقدار ہے کہ اسے اپنی حراست کی بنیاد سے آگاہ کیا جائے، اس کے علاوہ اس کے پاس اتنی ہی مکمل اور مناسب تفصیلات رکھنے کا مزید حق ہے جتنا حالات اجازت دیتے ہیں۔ اسے نظر بندی کے حکم کے خلاف نمائندگی کرنے کے قابل بنانا اور دوسرے مراسلے میں بتائی گئی تفصیلات کی کافی مقدار ایک جائز مسئلہ ہے، یہ جانچ کیا جا رہا ہے کہ آیا وہ زیر حراست شخص کو ایسی نمائندگی کرنے کے قابل بنانے کے لیے کافی ہیں جس پر غور کرنے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

پر اسے راحت مل سکتی ہے۔

یہ آئینی تقاضہ ہے کہ بنیادیں مبہم نہیں ہونی چاہئیں، آئین کے آرٹیکل 22 کی شق (6) کے تحت استحقاق کے دعوے کے تحت زیر حراست شخص کو بتائی گئی ہر ایک بنیاد کے حوالے سے مطمئن ہونا چاہیے۔

جہاں ایک بنیاد کا ذکر کیا گیا تھا کہ " آپ بارہ ہندوراوء کی پناہ گزین ایسوسی ایشن کے صدر کی حیثیت سے مہاجرین میں رضا کاروں کا اندراج کر کے (پرجا پریشد مومنٹ) تحریک کو منظّم کرتے رہے

مانا گیا کہ یہ بنیاد مبہم تھی اور اگرچہ دیگر بنیادیں مبہم نہیں تھیں لیکن نظر بندی قانون کے ذریعہ قائم کردہ طریقہ کار کے مطابق نہیں تھی اور اس وجہ سے یہ غیر قانونی تھی۔

ملفوظہ: امتناعی نظر بندی ذاتی آزادی پر ایک سنگین حملہ ہے اور اس طرح کے معمولی تحفظات جو آئین نے اختیارات کے نامناسب استعمال کے خلاف فراہم کیے ہیں، اس پر عدالت کو شک کی نگاہ سے دیکھا جانا چاہیے اور اسے نافذ کرنا چاہئیں۔

بنیادی دائرہ اختیار: پٹیشن نمبر 67 بابت 1953 ۔آئین بھارت کے آرٹیکل 32 کے تحت ہبیس کارپس کی نوعیت کی رٹ کے لیے درخواست۔

درخواست گزار کے لئے ویداویاس (بشمول، وی این سیٹھی اور ایس کے کپور)

مدعا علیہان کے لیے ایم سی سیتلواڈ، بھارت کے اٹارنی جنرل (بشمول جی این جوشی)

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and integrity of this document

16 اپریل 1953 ۔عدالت کا فیصلہ پتنجلی شاستری چیف جسٹس کے ذریعے دیا گیا -یہ آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت ایک پٹیشن ہے جس میں ہیبیس کارپس کی نوعیت میں ایک رٹ جاری کرنے کی ہدایت کی گئی ہے اور جس میں عرضی گزار ڈاکٹر رام کرشن بھاردواج کی رہائی کی ہدایت کی گئی ہے جو دہلی میں میڈیکل پریکٹیشنر ہیں اور اب کہا جاتا ہے کہ انہیں غیر قانونی طور پر حراست میں رکھا گیا ہیں۔

درخواست گزار کو 10 مارچ 1953 کو دہلی کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ایک حکم کے تحت گرفتار کیا گیا تھا جو کہ ترمیم شدہ امتناعی نظر بندی ایکٹ کی دفعہ 3 کے تحت بنایا گیا تھا۔نظر بندی کی بنیادوں سے درخواست گزار کو 15 مارچ 1953 کو آگاہ کیا گیا تھا۔اس مراسلے کے پہلے پیراگراف میں کہا گیا ہے کہ "جن سنگھ، ہندو مہا سبھا اور رام راجیہ پریشد نے قانون کی خلاف ورزی پر کشمیر کی پرجا پریشد تحریک کے ساتھ ہمدردی میں ایک غیر قانونی مہم شروع کی ہے، جس میں تشدد اور امن عامہ کو برقرار رکھنے کے لیے خطرہ شامل ہے" جیسا کہ مندرجہ ذیل ذیلی پیراگراف سے ظاہر ہوتا ہے۔ذیلی پیراگراف (a) سے (1) میں مذکور واقعات کا حوالہ دیا گیا ہے وہ 4 سے 10 مارچ 1953 تک کے ہیں، جس تاریخ کو درخواست گزار کو گرفتار کیا گیا تھا، لیکن وہ براہ راست درخواست گزار کو شامل نہیں کرتے ہیں۔وہ صرف مذکورہ بالا تین سیاسی تنظیموں کی مبینہ غیر قانونی سرگرمیوں کی تفصیلات دیتے ہیں۔ذیلی پیراگراف (ایم) اہم ہے، کیونکہ اس کی بنیاد درخواست گزار کے قابل وکیل مسٹر ویدویاس کی پہلی دلیل ہے۔یہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and integrity of this document

اس طرح چلتا ہے:-

"(m) 11 مارچ 1953 کی شام، سبزی منڈی میں جن سنگھ اور مہا سبھا کے کارکنوں کے ذریعے یا ان کے کہنے پر بہت بھاری اینٹوں سے لڑائی ہوئی۔ جب پولیس نے جن سنگھ اور ہندو مہا سبھا کے جلوس کو منتشر کیا اور پولیس اہلکاروں، صحافیوں اور دیگر غیر عہدیداروں سمیت کئی افراد زخمی ہو گئے۔ مس مردلا سارا بھائی پر حملہ کیا گیا اور اس کے ایک ساتھی سری ڈین دیال کو چاقو کے وار سے چوٹ لگی۔

"یہ دیکھا جائے گا کہ ذیلی پیراگراف سے متعلق واقعات مبینہ طور پر 11 مارچ کو ہوئے تھے، جس دن درخواست گزار کو گرفتار اور حراست میں لیا گیا تھا۔ وید ویاس اس پر انحصار کرتے ہوئے ظاہر کرتا ہے کہ ضلع مجسٹریٹ نے درخواست گزار کی حراست کی مبینہ ضرورت پر اپنا ذہن نہیں لگایا، جیسے کہ اگر اس نے ایسا کیا ہوتا، تو وہ ممکنہ طور پر 11 مارچ کو جو کچھ ہوا اس کا حوالہ اس بنیاد کے طور پر نہیں دے سکتا تھا جو اس نے 10 تاریخ کو کیا تھا۔ جن نام نہاد بنیادوں پر حراست کی بنیاد رکھی گئی ہے، یہ تجویز کیا گیا تھا کہ وہ ضلع مجسٹریٹ کے دفتر میں کسی کلرک یا ماتحت کے ذریعہ تیار کی گئی ہونی چاہیے اور اس کے ذریعے میکانکی طور پر دستخط کیے گئے ہوں۔ قابل اٹارنی جنرل نے وضاحت کی کہ 11 مارچ کے واقعات کو درخواست گزار کی گرفتاری اور نظر بندی کی بنیاد کے طور پر نہیں، بلکہ محض جن سنگھ اور دیگر سیاسی اداروں کے زیر اہتمام تحریک کی غیر قانونی سرگرمیوں کے ثبوت کے طور پر حوالہ دیا گیا تھا جس میں درخواست گزار ایک سرگرم رکن تھا۔ وضاحت

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

شاید ہی قابل اعتماد ہے اور ہم تواریخ میں اس خامی کو لاپرواہی کی علامت سمجھتے ہیں۔اس عدالت کی طرف سے بار بار تنبیہ کے باوجود کہ کسی شخص کی آزادی سے متعلق معاملات پر مناسب دیکھ بھال اور توجہ دی جانی چاہیے، یہ معلوم کرنا تکلیف دہ ہے کہ اس طرح کے معاملات کو لاپرواہی اور غیر معمولی انداز میں نمٹا جاتا ہے۔تاہم، ہمارے سامنے ضلع مجسٹریٹ کی طرف سے دائر حلف نامے میں دیے گئے بیانات کے پیش نظر کہ انھوں نے ذمہ دار انٹیلی جنس افسران کی طرف سے اپنے سامنے رکھی گئی رپورٹوں اور مواد کو احتیاط سے دیکھا اور ان پر غور کیا اور یہ کہ وہ مکمل طور پر مطمئن تھے کہ درخواست گزار جن سنگھ وغیرہ کی طرف سے شروع کی گئی تحریک اور تخریب کاری میں مدد کر رہا تھا، ہم یہ ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں کہ ضلع مجسٹریٹ درخواست گزار کے لیے تجویز کردہ نظر بندی کا حکم دینے سے پہلے متعلقہ تحفظات پر اپنا ذہن لگانے میں ناکام رہے۔

مسٹر ویدویاس کی طرف سے اٹھائی گئی دوسری دلیل زیادہ مضبوط ہے۔جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا گیا ہے، بنیاد کے پہلا پیراگراف کا بیان، اگرچہ یہ تینوں سیاسی اداروں کی غیر قانونی سرگرمیوں کا تعین کرتا ہے،لیکن درخواست گزار کو ان میں سے براہ راست کسی میں شامل نہیں کرتا ہے۔

دوسرے پیراگراف سے پتہ چلتا ہے کہ درخواست گزاران سرگرمیوں میں کس طرح ملوث تھا۔ یہ بیان کرنے سے شروع ہوتا ہے "درج ذیل حقائق سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ذاتی طور پر مذکورہ تحریک میں مدد کر رہے ہیں اور فعال کے طور پر حصہ لے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

رہے ہیں جس کے نتیجے میں تشدد اور امن عامہ کی بحالی کو خطرہ لاحق ہے۔" پھر چار ذیلی پیراگراف (اے) سے (ڈی) پر تعاقب کریں جو جنوری اور فروری 1953 میں جن سنگھ کی ورکنگ کمیٹی کے نجی اجلاسوں کا حوالہ دیتے ہیں، جہاں یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ مہم شروع کرنے اور اسے تیز کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا اور درخواست گزار نے اشتعال انگیز تقاریر کیں۔ ذیلی پیراگراف (ای) جس پر یہ دلیل مبنی ہے اس طرح سے ہے:

"(ای) آپ دہلی کے ایک مقامی علاقے، بارا ہندو راؤ کی ریفیوجی ایسوسی ایشن کے صدر کی حیثیت سے پناہ گزینوں میں رضا کاروں کا اندراج کر کے تحریک کو منظّم کر رہے ہیں۔ مسٹر ویدو یاس کی طرف سے یہ دلیل دی گئی ہے کہ یہ بنیاد انتہائی مبہم ہے اور درخواست گزار کو نظر بندی کے حکم کے خلاف مناسب نمائندگی کرنے کے قابل بنانے کے لیے کوئی تفصیلات نہیں دیتی ہے اور اس طرح آرٹیکل 22 (5) میں دیے گئے آئینی تحفظ کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ قابل وکیل آتمارام ویدیا کے کیس (1) کے فیصلے پر انحصار کرتا ہے جہاں اس عدالت نے کثریت رائے سے فیصلہ دیا کہ حراست میں لیا گیا شخص اس حق کے علاوہ دوسرے حق کا بھی حقدار ہے کہ اسے اپنی حراست کی بنیاد سے آگاہ کیا جائے، اس کے پاس "جتنی حالات اجازت دیتے ہیں اتنی مکمل اور کافی" تفصیلات رکھنے کا مزید حق ہے تاکہ وہ حراست کے حکم کے خلاف نمائندگی کر سکے۔ یہ مزید کہا گیا ہے کہ "دوسرے مراسلے" میں دی گئی کثیر تفصیلات ایک جائز مسئلہ ہے، جانچ یہ ہے کہ آیا یہ زیرِ حراست شخص کو نمائندگی دینے کے قابل بنانے کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

لیے کافی ہے "جس پر غور کیا جائے تو زیر حراست شخص کو راحت مل سکتی ہے"۔ آرٹیکل 22 (5) کی اس تشریح پر غور کے لیے دو سوالات پیدا ہوتے ہیں، پہلا، کیا ذیلی پیراگراف (ای) میں مذکورہ بنیاد اتنی مبہم ہے کہ اسے مشکل بنا دے، اگر درخواست گزار کے لیے مناسب حکام کے سامنے مناسب نمائندگی کرنا، ناممکن نہیں، اور دوسرا، اگر یہ مبہم ہے، تو کیا دوسروں کے درمیان مبہم بنیاد پر، جو صاف اور واضح ہیں، آرٹیکل 22 (5) میں فراہم کردہ آئینی تحفظ کی خلاف ورزی کرے گی۔

پہلے سوال پر، اٹارنی جنرل نے دلیل دی کہ بنیادوں کو مکمل طور پر پڑھا جانا چاہیے اور اس طرح پڑھا جانا چاہیے، ذیلی پیراگراف (ای) میں مذکور بنیاد کا معقول مطلب یہ لیا جا سکتا ہے کہ درخواست گزار 4 سے 10 مارچ تک رضا کاروں کا اندراج کر کے اس علاقے میں تحریک کا اہتمام کر رہا تھا جسے بارا ہندو راؤ کہا جاتا ہے۔ یہ تشریح قابل فہم ہے، لیکن درخواست گزار، جو ایک عام آدمی ہے جو دستاویزات کی تشریح کا تجربہ نہیں ہ رکھتا ہے، اسے قانونی مدد کے بغیر شاید ہی توقع کی جا سکتی ہے، جس سے اسے انکار کیا جاتا ہے، کہ وہ اٹارنی جنرل کے بیان کردہ معنی میں بنیاد کی تشریح کرے۔ یقینی طور پر، یہ زیر حراست اتھارٹی پر منحصر ہے کہ وہ حراست میں رکھے گئے شخص کو بنیاد کی تشریح کے معنی کو بلا شبہ واضع کرے، بغیر اس کو اپنے وسائل پر چھوڑے۔ لہذا ہمیں یہ ماننا چاہیے کہ پیراگراف 2 کے ذیلی پیراگراف (ای) میں دی گئی بنیاد اوپر بیان کردہ معنی میں مبہم ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دوسرے سوال پر، اس عدالت کی طرف سے کوئی قابل غور فیصلہ نہیں ہے، حالانکہ کچھ معاملات میں ایسا لگتا ہے کہ کسی دلیل کی عدم موجودگی میں یہ فرض کیا گیا ہے کہ ایک یا دو مبہم بنیادیں حراست کے جواز کو متاثر نہیں کر سکتی، جہاں حراست کی حمایت کرنے کے لیے کافی واضح اور صاف بنیاد موجود ہیں۔ ویدویاس اب دلیل دیتے ہیں کہ اگرچہ درخواست گزار مشاورتی بورڈ کے اطمینان کے لیے دیگر بنیادوں کی تردید کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے، لیکن اس کی نمائندگی اس حد تک سزا کو پورا کرانے میں ناکام ہو سکتی ہے جہاں تک ذیلی پیرا گراف (ای) میں بیان کردہ بنیاد کا تعلق ان تفصیلات کی عدم موجودگی میں ہے جن کی وہ تردید کر سکتا ہے اور اس لیے مشاورتی بورڈ اس کی حراست کو جاری رکھنے کی سفارش کر سکتا ہے۔ دلیل مضبوطی کے بغیر نہیں ہے، کیونکہ تجویز کردہ امکان کو مکمل طور پر مسترد نہیں کیا جا سکتا۔ اٹارنی جنرل نے امتناعی نظر بندی ایکٹ کی دفعہ 10 کی حالیہ ترمیم کی طرف توجہ مبذول کرائی جس کے نتیجے میں درخواست گزار اگر چاہے تو ایڈوائزری بورڈ کے سامنے ذاتی طور پر سماعت کا حقدار ہوگا اور کہا گیا کہ اس طرح اسے بورڈ کے ذریعے ضروری تفصیلات حاصل کرنے کا موقع ملے گا جو منسلک حکومت سے تفصیلات فراہم کرنے کا مطالبہ کر سکتا ہے اگر بورڈ کو لگتا ہے کہ ان کے مطالبہ حالات میں مناسب اور معقول تھا۔ اس طرح درخواست گزار کو اس وجہ سے کوئی مشکلات یا بدگمانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا جو کہ کافی تفصیلات اسے پہلے ہی فراہم نہیں کی گئی ہیں۔ تاہم سوال یہ نہیں ہے کہ آیا درخواست گزار حقیقت میں اپنی نمائندگی کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ذریعے سے اپنی رہائی کو یقینی بنانے کے معاملے میں متعصّبانہ طور پر متاثر ہوگا، لیکن کیا اس کے آئینی تحفظ کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔احتیاطی نظر بندی ذاتی آزادی پر ایک سنگین حملہ ہے اور اس طرح کے معمولی تحفظات جیسا کہ آئین نے اختیارات کے نامناسب استعمال کے خلاف فراہم کیے ہیں، عدالت کو حسد سے دیکھنا اور نافذ کرنا چاہئیں۔اس معاملے میں، درخواست گزار کو آرٹیکل 22(5) کے تحت حق حاصل ہے، جیسا کہ اس عدالت کے ذریعے اکثریت سے تشریح کی گئی ہے، کہ اسے اپنی نظر بندی کی بنیاد کی تفصیلات فراہم کی جائیں "جو اسے ایک نمائندگی کرنے کے قابل بنانے کے لیے کافی ہے جس پر غور کرنے پر اسے راحت مل سکتی ہے۔" ہماری رائے ہے کہ یہ آئینی تقاضہ آرٹیکل 22 کی شق (6) کے تحت استحقاق کے دعوے کے تابع، حراست میں لیے گئے شخص کو بتائے گئے ہر بنیاد کے حوالے سے پورا ہونا چاہیے۔" یہ کہ بنیاد کے بیان کے پیراگراف 2 کے ذیلی پیراگراف (ای) میں مذکور بنیاد کے حوالے سے نہیں کیا گیا ہے، درخواست گزار کی نظر بندی آرٹیکل 21 کے معنی میں قانون کے ذریعہ قائم کردہ طریقہ کار کے مطابق نہیں کی جاسکتی۔لہذا درخواست گزار رہا ہونے کا حقدار ہے اور ہم اسی کے مطابق اسے فوری طور پر رہا کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔

درخواست کی اجازت دی گئی۔

درخواست گزار کے لئے ایجنٹ: گنپت رائے۔

جواب دہندہ کے لیے ایجنٹ۔جی۔ایچ۔راجادھیکشا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document